Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?
Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.
For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact through

Whatsapp on following numbers:+92-348-8709449,+92-303-5110135

www.urdupalace.com

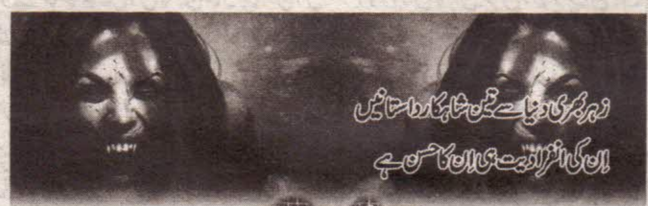

زہر بھرا انتقام

بنتِ حوا

اولاد انسان کی ہو یا جانور کی پیاری سب کو ہوتی ہے' اتفاقاً ہونے والے حادثے نے
جہاں ایک کی جان بچائی دوسرے کو موت دے دی

عشاء کی نماز ہوئے کافی وقت گزر چکا تھا، ایک تو ویسے ہی اس وقت تقریباً سبھی لوگ اندھیرے کمروں میں نیند کے مزے لے رہے ہوتے ہیں اور جو کہیں کہیں جلتے بلب کی وجہ سے تھوڑی بہت روشنی ہوتی ہے وہ بھی لوڈ شیڈنگ کی نظر ہو چکی تھی، گاؤں میں ابھی صرف چوہدری کے گھر ہی یو پی ایس کی

www.urdupalace.com

سہولت موجود تھی باقی گھروں میں اب بھی لالٹین یا موم بتی سے کام چلالیا جاتا تھا۔ انور سردی کے باعث بستر میں دبک گیا ساتھ میں اس کا تین سالہ بیٹا محسن اس کی بغل میں گھسا کہانی سنانے کی ضد کر رہا تھا اس کی بیوی عذرا بھی فارغ ہو کر اپنی چارپائی پر جا لیٹی تھی۔

''بس کر محسن اپنے ابے کو تنگ نہ کر آ میں سناتی ہوں تجھے کہانی'' عذرا نے محسن کو بہلا کر پاس بلانے کی آخری کوشش کی۔

''نہیں مجھے ابا سے ہی سننی ہے بس'' اس ڈر سے کہ کہیں اس کی ماں اسے اٹھا کر اپنے پاس نہ لے جائے وہ ضدی لہجے میں کہتا انور سے اور بھی زیادہ لپٹ کر لیٹ گیا۔ ''یا اللہ آج تو سردی کی انتہا ہو گئی ہے'' عذرا نے کپکپاتے لہجے میں کہتے ہوئے لحاف کو اچھی طرح اپنے گرد لپیٹ لیا پھر بھی سردی محسوس ہوتی رہی تو اس نے سر بھی لحاف میں کر لیا۔ انور نے محسن کو کہانی سنانا شروع کر دی اور وہ ہمیشہ کی طرح کہانی کے ہر فقرے پر سوالات کرنے لگا۔ عذرا کچھ دیر باپ بیٹے کی باتیں سنتی رہی پھر نیند کی وادی میں اترتی چلی گئی۔ لحاف کی گرمی، باپ کے پیار اور شفقت بھری پناہ میں آ کر محسن بھی زیادہ دیر نیند سے جنگ نہ کر سکا اس کی طرف سے کوئی سوال نہ ہونے پر انور خاموش ہو گیا اس نے مسکراتے ہوئے محسن کے ماتھے کو چوما اور پھر خود بھی سونے کا ارادہ کرتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں۔ کمرے میں جلتی کوئلے کی انگیٹھی کی ہلکی روشنی کمرے کو روشن کرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی تینوں نفوس گہری نیند میں تھے جب اچانک بیرونی دروازے پر زور زور سے دستک ہونے لگی۔ ''الٰہی خیر اس وقت کون آیا ہو گا'' عذرا پریشانی سے کہتی ہوئی بے اختیار بستر پر اٹھ بیٹھی۔ انور بھی جاگ چکا تھا اتنے میں ایک بار پھر دستک ہونے لگی۔

''سو جا تو میں دیکھتا ہوں جا کر'' انور چادر لپیٹتا باہر کی طرف لپکا جاتے جاتے اس نے میز پر رکھی ٹارچ بھی اٹھالی۔

''ذرا دھیان سے۔'' عذرا کی فکر میں کوئی کمی نہیں آئی تھی وہ ابھی تک چارپائی پر بیٹھی ہوئی تھی بلکہ اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ بھی انور کے ساتھ باہر جا کر دیکھے کہ اتنی رات کو کون آیا ہے مگر وہ جانتی تھی انور کو اس کا اس طرح اتنا پریشان ہونا برا لگے گا اسی لیے وہیں بیٹھ کر انور کی واپسی کا انتظار کرنے لگی۔ ٹارچ کی روشنی میں انور دروازے کی طرف جا رہا تھا جانے اس کے دل میں کیا سمائی کہ اس نے سائیڈ پر پڑی ہوئی کلہاڑی اٹھا کر مضبوطی سے دائیں ہاتھ میں پکڑ لی، ملکی حالات کا تقاضا تھا کہ محتاط رہا جائے۔ انور صحن میں آیا تو سردی کی لہر اسے اپنی رگوں میں اترتی محسوس ہونے لگی۔ شدید سردی اور اندھیرے نے مل کر ماحول کو خاصا پراسرار بنا دیا تھا لیکن گاؤں کے لوگوں کے لیے یہ عام بات تھی ہاں البتہ اگر کوئی اجنبی اس وقت وہاں آ نکلتا تو ایک بار تو ضرور ماحول کے اثر میں آ کر سہم ہی جاتا۔ دروازہ اب بھی اتنی ہی شدت سے بجایا جا رہا تھا۔

''آ رہا ہوں بھائی صبر کرو'' انور نے زور سے آواز لگائی لیکن شاید اس کی آواز باہر تک نہیں پہنچی تھی دستک اسی طرح جاری تھی۔ انور کو جھنجلاہٹ ہونے لگی اس نے لمبے لمبے قدموں سے جلدی جلدی بڑا سا صحن پار کیا اور ہوشیار رہتے ہوئے باہر کا دروازہ کھول دیا۔

''کون ہے؟'' اس نے ٹارچ کی روشنی اِدھر اُدھر گھماتے ہوئے سوال کیا، کوئی جواب نہ پا کر دروازے کے باہر ادھر ادھر بھی دیکھا مگر اسے کوئی دکھائی نہ دیا۔

''عجیب بات ہے کون تھا اور چلا کیوں گیا وہ بھی ایسے اچانک'' وہ کچھ لمحے اور وہاں کھڑا دیکھتا رہا پھر دروازہ بند کر کے اندر چلا آیا ابھی وہ اپنے کمرے کے سامنے پہنچا ہی تھا کہ اسے اندر سے عذرا کی چیخ سنائی دی وہ تیزی سے اندر کی طرف بھاگا لیکن کمرے کا منظر دیکھ کر اس کے ہوش اڑ گئے اندر کوئی چور ڈاکو نہیں تھا بلکہ وہ ایک بڑا سا سانپ تھا جو محسن کی طرف بڑھ رہا تھا۔ انور دیوانہ وار چیختا ہوا کلہاڑی کا وار کرنے کے لیے سانپ پر جھپٹا لیکن وہ لمحوں میں نظروں کے سامنے سے غائب ہو گیا، بجلی آ چکی تھی انور اور عذرا

www.urdupalace.com

نے بلب جلا کر کمرے کا ایک ایک کونہ چھان مارا مگر وہاں کوئی سانپ دکھائی نہ دیا۔ عذرا محسن کو سینے سے لگائے سہمی ہوئی نگاہوں سے کمرے میں ہر طرف دیکھ رہی تھی جبکہ انور بھی خاصا پریشان دکھائی دے رہا تھا، اس کی آنکھوں میں سوچ کی پرچھائی صاف دیکھی جاسکتی تھی۔ اس نئی مصیبت نے ان کے ذہن سے دروازے پر ہونے والی دستک کا خیال نکال دیا تھا، باقی کی رات ان دونوں نے جاگ کر ہی گزاری کمرے کا بلب بھی رات بھر جلتا رہا۔ کبھی کبھی وہ دونوں ایک دوسرے سے مخاطب ہوتے پھر اپنی اپنی سوچوں میں کھو جاتے۔

☆......☆

اگلے دن ایک بار پھر سارے گھر میں بڑی باریک بینی سے سانپ کی تلاش کی گئی تھی اور اس کے نہ ملنے پر وہ دونوں کچھ سکون محسوس کرنے لگے تھے۔ عذرا رات بھر جانے کون کون سی سورتیں پڑھ پڑھ کر گود میں سوئے محسن پر پھونکتی رہی تھی دن نکلتے ہی اس نے چاول پکا کر بچوں میں تقسیم کیے تھے یہ ایک طرح سے خدا کا شکر ادا کرنے کا اس کا طریقہ تھا۔ محسن پر سے صدقے بھی اتارے گئے اور سرمے کی سلائی سے اس کے سینے پر دل کی جگہ کاٹا مار کر نظر بند سے بچانے کی تدبیر بھی کر لی گئی تھی ۔ان سب حفاظتی انتظامات کے بعد وہ پرسکون ہو گئی تھی وہ جو ایک خوف سا دل کو جکڑے ہوئے تھے اب غائب تھا شام تک وہ سب کچھ بھول بھال کر اپنی گھر گرہستی میں مشغول ہو چکی تھی۔

☆......☆

''کیا بات ہے انور تو کچھ پریشان لگ رہا ہے، گھر پر سب خیریت تو ہے نا؟'' اگلے دن کھیتوں میں دوپہر کا کھانا کھانے بیٹھے تو نورو اس سے پوچھے بنا نہ رہ سکا۔ نور محمد عرف نورو انور کا دوست ہی نہیں ساجھے وال بھی تھا۔ دونوں اپنے گھر میں اکیلے تھے کھیتوں میں کام کرنا ایک اکیلے انسان کے بس کی بات نہ تھی کہ دکھ سکھ بھی ہر انسان کی زندگی کے ساتھ لگا ہی رہتا ہے، دونوں کے کھیت ایک دوسرے سے ملے ہوئے تھے۔ ایک دن مشورے سے دونوں نے فیصلہ کیا کہ آج سے وہ دونوں مل کر ساری زمین پر کھیتی باڑی کریں گے اور جو ملے گا اسے آدھا آدھا بانٹ لیں گے۔ آج تین سال ہونے کو آئے تھے انہیں اپنے فیصلے پر کبھی پچھتاوا نہیں ہوا تھا، دونوں ایک دوسرے کے لیے بھائیوں سے بڑھ کر تھے۔ نورو چار دن سے شہر گیا ہوا تھا اس کی بیٹی کا بخار اترنے کا نام ہی نہ لے رہا تھا۔ گاؤں کی ڈسپنسری سے دو تین بار دوا لینے پر بھی جب آرام نہ آیا تو وہ بیوی بچوں کو لے کر شہر اپنی سالی کے گھر چلا گیا تھا آج صبح ان کی واپسی ہوئی تھی گاؤں پہنچتے ہی وہ کھیتوں میں چلا آیا تھا اور دونوں صبح سے کاموں میں لگے ہوئے تھے۔ نورو کے بار بار پوچھنے پر انور نے اس رات کا سارا قصہ اسے کہہ سنایا۔

''عجیب بات ہے اتنی سردی میں سانپ نکلتے تو نہیں ہیں ویسے، اور پھر اس کا اس طرح غائب ہو جانا'' نورو بھی حیران تھا۔

''اس سے بھی زیادہ عجیب بات یہ ہے نورو کہ اس سے پہلے ایک اور سانپ بھی نکلا تھا میرے گھر سے۔ اسے بھی میں نے محسن کے پاس دیکھا تھا'' انور نے مزید بتایا۔

''یہ کتنے دن پہلے کی بات ہے؟'' نورو نے چونکتے ہوئے دریافت کیا۔

''جس صبح تو شہر کے لیے نکلا تھا اسی دن کی بات ہے، تیری بھابی نے مجھے سویرے گھر کا کچھ ضروری سامان لانے کے لیے کہا تھا۔ میں پہلے کھیتوں پہ رہا اور جب سورج نکل آیا تو سوچا جا کر گھر سامان دے آؤں۔ میں سامان لے کر گھر پہنچا تو محسن کی ماں صحن میں کپڑے دھو رہی تھی۔ میں نے محسن کے بارے میں پوچھا تو بولی کمرے میں کھیل رہا ہے۔ میں نے سوچا محسن کے لیے جو مٹھائی لایا ہوں وہ خود ہی اسے دے دیتا ہوں بہت خوش ہو جائے گا یہی سوچ کر میں اندر گیا اور میں نے دیکھا محسن موڑھے پہ بیٹھا ہے، ٹی وی پر کارٹون لگے تھے۔ وہ انہی کو دیکھنے میں مگن تھا اور اس کے موڑھے کی دائیں طرف ایک سانپ تھا محسن کو

www.urdupalace.com

شاید اس کی موجودگی کی خبر بھی نہ تھی، میں نے برآمدے میں پڑے موسلے کو اس سانپ پر دے مارا۔ خدا کا شکر ہے میں وقت پہ پہنچ گیا ورنہ جانے کیا ہو جاتا، اور پرسوں رات پھر ایک اور سانپ اور وہ سانپ بھی محسن کی منجی (چارپائی) کی طرف ہی جا رہا تھا، میں تو بہت پریشان ہو گیا ہوں۔ نہ جانے یہ کیا ماجرا ہے'' انور واقعی بہت پریشان تھا۔

''فکر نہ کر انور ے اتفاق بھی تو ہو جاتا ہے نا دنیا میں، تو مالک کا کرم دیکھ دونوں بار اس نے محسن کو کسی بھی نقصان سے بچا لیا''، نورو بھی یہ سب سن کر سوچ میں پڑ گیا لیکن اس نے انور کو تسلی دینا ضروری سمجھا۔

''ہاں میں بھی یہی سوچ رہا تھا اگر میں دروازہ بجنے پہ نہ اٹھتا تو وہ شاید سوتے میں ہی۔۔۔'' اس سے آگے کے منظر کا تصور کر کے ہی انور کا دل لرز کر رہ گیا تھا۔

''تجھے پتا چلا کون آیا تھا اس رات دروازے پر؟'' نورو کے سوال پر انور کا ذہن اس بات کی طرف گیا جسے وہ اب تک بھلائے ہوئے تھا۔

''یہ تو معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کون تھا۔''

''تم نے کسی سے پوچھا بھی نہیں؟؟'' نورو نے مزید پوچھا۔

''نہیں یار مجھے تو خیال ہی نہیں رہا اس بات کا میں آج معلوم کرتا ہوں کہ کون آیا تھا اس رات''۔

کھانا کب کا ختم ہو چکا تھا بلکہ اس کے بعد دونوں حقے کے کئی کش بھی لگا چکے تھے اب پھر سے دونوں کام کرنے کے لیے تیار تھے۔

☆......☆

کھیتوں سے واپس آتے ہوئے انور اور نورو نے کئی جگہ پر لوگوں سے باتوں باتوں میں جاننے کی کوشش کی کہ اس رات کوئی انور کے گھر آیا تھا کیا؟ مگر انہیں ہر طرف انکار ہی سننے کو ملا۔

''میں تجھے پریشان نہیں کرنا چاہتا انور لیکن مجھے یہ معاملہ کچھ اور ہی لگ رہا ہے'' گھر کی طرف جاتے ہوئے نورو نے انور سے کہا۔

''کیا مطلب ہے تیرا؟''

''دیکھ انور پہلی بات تو یہ کہ تیرا گھر گاؤں کے بالکل کونے میں ہے یعنی گاؤں کے باقی گھروں سے کافی ہٹ کر ہے۔ ایسے میں اگر گاؤں میں کسی کو رات کے اس ٹائم کوئی ضرورت بھی ہوتی تو وہ اپنے اردگرد کے گھروں میں جاتا نہ کہ اتنی دور تیرے گھر جاتا اور پھر فرض کرو کسی وجہ سے چلا بھی گیا تھا تو تجھ سے بات کیے بنا واپس کیوں چلا جاتا؟'' نورو کی بات نے انور کو بھی سوچ میں ڈال دیا لیکن اسے اب بھی دستک اور سانپ کے درمیان کوئی تعلق دکھائی نہ پڑ رہا تھا۔ نورو کا گھر آ گیا تھا وہ اللہ حافظ کہتا انور سے جدا ہو گیا اور انور اکیلا اپنے گھر کی جانب چل پڑا۔ جہاں اس کی بیوی اور بیٹے کی صورت میں زندگی بانہیں پھیلائے اس کی منتظر تھی۔

☆......☆

اس کے بعد کئی سارے دن یونہی گزرتے چلے گئے انور اور عذرا بھی اس بات کو بھول بھال گئے لیکن اچانک ایک دن پھر ایسا واقعہ ہوا کہ وہ بھولی ہوئی بات پھر سے سوالیہ نشان کی صورت ان کے ذہنوں میں خوف پھیلانے لگی۔ اس روز رات بھر کھیتوں پر رہنے کی باری نورو کی تھی۔ صبح سویرے انور نے اس کی جگہ ڈیوٹی سنبھالنا تھی اسی لیے وہ بہت سویرے ہی گھر سے نکل گیا تھا، عذرا بھینسوں کا دودھ دوھ کر فارغ ہوئی تو دودھ کی بالٹی سائیڈ پر رکھتے ہوئے اس کی اچٹتی سی نظر صحن کی طرف اٹھی تھی اور پھر وہیں جم کر رہ گئی تھی، صحن میں بڑا سا سانپ رینگتا ہوا محسن کے کمرے کی طرف جا رہا تھا۔ عذرا نے چاہا کہ وہ بھاگ کر محسن کے پاس پہنچے لیکن خوف کی شدت نے اس کے قدموں کو زمین سے جکڑ کر رکھ دیا تھا پھر ایک عجیب بات ہوئی عذرا کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ سانپ وہاں سے غائب ہو گیا اس کے غائب ہوتے ہی عذرا جیسے کسی سحر سے آزاد ہو گئی اور بے تابانہ انداز میں اس طرف بھاگی مگر سانپ کا کوئی اتا پتا نہ تھا کمرے میں محسن میٹھی نیند کے مزے لے رہا تھا۔ عذرا نے فوراً انور کو بلا بھیجا، انور نے بہت سمجھایا کہ وہ سانپ کوئی حقیقت نہیں تھا بلکہ اس کا وہم تھا جو اس کے خوف کی

www.urdupalace.com

وجہ سے اسے حقیقت بن کر دکھائی دیا تھا مگر عذرا یہ سب ماننے کو تیار نہ ہو رہی تھی۔ ایک بار پھر سانپ کی تلاش کی گئی مگر لاحاصل، دوستوں کے مشورے سے سپیرے کو بھی بلوایا گیا مگر سانپ نہ ملنا تھا نہ ملا۔ اس کے بعد تو یہ جیسے معمول ہی بن گیا کبھی عذرا کو تو کبھی انور کو گھر میں جگہ جگہ سانپ دکھائی دیتا اور لمحوں میں غائب ہو جاتا دونوں اس صورتِ حال سے بہت پریشان تھے، آخر نورو کے زور دینے پر انور اس کے ساتھ ایک باباجی کے پاس جانے کے لیے تیار ہو گیا جس کا نورو پہلے بھی کئی بار ذکر کر چکا تھا مگر انور ان سب چکروں میں نہیں پڑنا چاہتا تھا۔ وہ زیادہ پڑھا لکھا نہیں تھا مگر اتنا جانتا تھا کہ بہت سے لوگ اللہ والوں کا بھیس بھر کر لوگوں کو بے وقوف بناتے پھرتے ہیں، لیکن اب وہ اس قدر پریشان ہو چکا تھا کہ کوئی راستہ نہ پا کر نورو کے ساتھ چل پڑا تھا۔ محسن اور عذرا بھی ان کے ساتھ تھے۔

☆☆☆☆

دو گھنٹے انتظار کے بعد جس وقت وہ باباجی کے حجرے میں داخل ہوئے دوپہر ڈھل رہی تھی، ہوا میں خنکی محسوس ہونے لگی تھی۔ نورو باہر ہی ٹھہر گیا تھا وہ دونوں میاں بیوی محسن کو اٹھائے ہوئے اندر داخل ہوئے تو باباجی کے الفاظ نے انہیں حیرت میں ڈال دیا جو ہونٹوں پر پُر شفقت مسکراہٹ لیے اس سے مخاطب تھے۔

''آ گئے تم!! میں تو کب سے تمہارا منتظر تھا، آؤ بیٹھو'' وہ دونوں حیران ہوتے فرش پر بچھی سفید چادر پر بیٹھ گئے۔ محسن گردن گھما گھما کر دلچسپی سے حجرے کو دیکھ رہا تھا جبکہ وہ دونوں میاں بیوی عقیدت اور حیرت بھری نظروں سے باباجی کو دیکھ رہے تھے۔

''باباجی یہ ہمارا بیٹا ہے محسن اور......'' باباجی نے انور کی بات درمیان سے ہی اچک لی۔

''جانتا ہوں بیٹا سب جانتا ہوں تمہارا مقدمہ تو کب سے میرے پاس آیا ہوا ہے، ذرا صبر کرو دوسرا فریق بھی آ جائے تو بات کرتے ہیں'' باباجی کی بات پر عذرا اور انور ناسمجھی کی کیفیت میں ایک دوسرے کو دیکھنے لگے، ان کی آنکھیں ایک دوسرے سے سوال جواب کر رہی تھیں مگر لب خاموش تھے۔ باباجی آنکھیں بند کیے بیٹھے تھے ان کے لب ہلکے ہلکے ہل رہے تھے اور ہاتھوں میں تھامی تسبیح کے دانے ایک ایک کر کے انگلیوں کے درمیان پھسلتے جا رہے تھے ایسے ہی تقریباً پانچ منٹ گزر گئے، حجرے کے دروازے پر آہٹ ہوئی تو باباجی نے آنکھیں کھول دیں عذرا اور انور بھی اسی طرف متوجہ ہو گئے جبکہ محسن اب کھیل میں مگن ہو چکا تھا۔ لمحہ بھر بعد حجرے میں جو داخل ہوا اسے دیکھ کر خوف سے دونوں میاں بیوی کی آنکھیں خوف سے پھٹنے والی ہو گئیں، حجرے کے دروازے سے وہی سانپ اندر داخل ہو رہا تھا جسے عذرا اور انور پچھلے کئی دنوں سے اپنے گھر میں دیکھتے چلے آ رہے تھے، انور نے لپک کر محسن کو اپنی گود میں بھر لیا اور سانپ کی طرف یوں دیکھا جیسے وہ اس سے کہہ رہا ہو ''میرے ہوتے تم میرے بیٹے کا کچھ نہ بگاڑ پاؤ گے'' سانپ سیدھا جا کر باباجی کے سامنے بیٹھ گیا۔

''بس ٹھیک ہے ارسلان اب انسان کے روپ میں آ جاؤ'' باباجی سانپ سے مخاطب ہو کر بولے تو لمحہ بھر میں سانپ وہاں سے غائب ہو گیا اور اس کی جگہ ایک چھ فٹ کا کیم شحیم انسان بیٹھا دکھائی دینے لگا وہ غصے اور نفرت سے انور اور اس کی فیملی کو دیکھ رہا تھا۔ ''میں آپ کے کہنے سے انتقام لینے سے رک گیا ہوں باباجی لیکن آپ سے انصاف کی امید رکھتا ہوں۔'' انہیں گھورتے ہوئے وہ باباجی سے مخاطب ہوا۔

''انشاء اللہ ایسا ہی ہو گا۔'' باباجی نے تسلی بھرے لہجے میں کہا۔

''انور بیٹا یہ ارسلان ہے، ہماری طرح اللہ کی مخلوق ہے جو عام طور پر ہم لوگوں کو دکھائی نہیں دیتے، اس کا کہنا ہے کہ تم نے اس کے بیٹے کا قتل کیا ہے اور یہ اس کا بدلہ لینے کے لیے تمہارے بیٹے کی جان لینا چاہتا تھا، یہ چاہتا تو تمہارے سوتے میں بھی اس کی اور تمہاری جان لے سکتا تھا لیکن یہ تمہارے سامنے تمہارے بیٹے کو مار کر تمہیں تڑپتا دیکھنا چاہتا تھا، اس رات تمہارے دروازے پر دستک دینے والا

www.urdupalace.com

بھی ارسلان ہی تھا، مجھے جیسے ہی معاملے کی خبر ہوئی میں نے ارسلان کو رکنے کے لیے کہا اور اس نے میری بات مان لی اس لیے اس رات یہ تمہاری نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا۔ میں جانتا ہوں کہ تم نے اس کے بیٹے کا قتل کیوں کیا لیکن تمہاری زبان سے سننا چاہتا ہوں'' بابا جی نے ساری تفصیل بتاتے ہوئے انور کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا وہ جو حیرت و خوف کے ملے جلے احساسات کے ساتھ یک ٹک ارسلان کو دیکھے چلا جا رہا تھا بابا جی کے سوال پر جیسے ہوش میں آ گیا۔

''بابا جی میں اسے نہیں جانتا تو پھر اس کے بیٹے کے قتل کا تو کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔'' انور نے الجھتے ہوئے بابا جی اور ارسلان کو دیکھا۔ ''جسے سانپ سمجھ کر تم نے مار ڈالا تھا وہ میرا بیٹا تھا جو سانپ کے بہروپ میں تمہارے بیٹے کے ساتھ کھیل رہا تھا، لیکن تم نے اس کی جان لے لی'' اس سے پہلے کہ بابا جی انور کی بات کا جواب دیتے ارسلان اسے غصے سے گھورتے ہوئے بولا، اور جیسے ساری بات لمحہ بھر میں انور کی سمجھ میں آ گئی۔

''میں مانتا ہوں کہ میری وجہ سے تمہارے بیٹے کی جان جاتی رہی لیکن میری جگہ کوئی بھی باپ ہوتا وہ یہی کرتا، اگر تم اپنے بیٹے کو کسی خطرے میں دیکھتے تو تم بھی اسی طرح اس کا بچاؤ کرتے، کیا میں غلط کہہ رہا ہوں؟'' انور کے اندر کا باپ اپنے بیٹے کو خطرے میں دیکھتے ہی ڈٹ کر کھڑا ہو گیا تھا اور اب وہ بنا کسی خوف کے ارسلان کے چہرے پر نظریں جمائے اس سے سوال کر رہا تھا۔

''اگر بابا جی نے میرے ہاتھ نہ باندھے ہوتے تو میں تم سے سوال جواب کرنے کی بجائے اپنے بیٹے کے قتل کا انتقام لے کر یہاں سے جا چکا ہوتا۔''

''سنو ارسلان مجھے بھی تمہارے بیٹے کی موت کا دکھ ہے لیکن تم انور کی بات پر ٹھنڈے دل سے غور کرو وہ تمہارے بیٹے کو قتل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا وہ تو صرف اپنے بچے کی حفاظت کر رہا تھا، اس سے غلطی ہوئی، قتل ہوا مگر یہ سب انجانے میں ہوا، میں

تمہیں بھی اچھی طرح جانتا ہوں، تم ایک اچھے جن ہو ارسلان، دردمند دل رکھتے ہو، بیٹے کو کھونے کے دکھ سے واقف ہو، کیا تم چاہو گے کہ جس دکھ میں تمہارا دل تڑپ رہا ہے وہی دکھ کسی اور کو بھی سہنا پڑے جبکہ اس سب کے بعد بھی تمہارا بیٹا تمہیں واپس ملے گا نہ ہی تمہارے دکھ میں کوئی کمی آئے گی'' بابا جی کی بات پر ارسلان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

''تو میں کیا کروں بابا جی؟'' ارسلان نے روتے ہوئے پوچھا۔

''ان بہتے آنسوؤں سے اپنے انتقام کی آگ کو ٹھنڈا کر دو ارسلان صبر کے راستے پر چلو، بے شک معاف کرنے والا بہت بڑا ہوتا ہے۔''

''میں تہہ دل سے تم سے معافی مانگتا ہوں کاش کہ یہ سب نہ ہوا ہوتا لیکن اگر اب بھی تمہارا دل مجھے معاف کرنے کو تیار نہیں تو میری غلطی کی سزا میرے معصوم بچے کو مت دو، تمہیں بدلہ چاہیے تو میری جان لے لو'' انور نے روتے ہوئے ارسلان کے سامنے ہاتھ جوڑ دیے۔ ارسلان نے ایک نظر بابا جی کی طرف دیکھا اور دوسری نظر محسن پر ڈالی جو باپ کی گرفت سے آزاد ہوتے ہی حجرے میں گھومتا پھر رہا تھا اور اب گھومتا گھامتا ارسلان کے پاس آ پہنچا تھا، وہ معصوم ہر بات سے بے خبر ارسلان کو مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔ ارسلان کا دل اس مسکراہٹ سے پگھل گیا اس کے اندر بدلے اور انتقام کی آگ سرد پڑ گئی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر محسن کے گالوں کو پیار سے چھوا اور آنسوؤں میں بھیگے ہوئے لہجے میں بولا۔

''میں اپنے بیٹے کا خون معاف کرتا ہوں۔'' یہ کہتے ہی وہ دھواں بن کر حجرے سے غائب ہو گیا۔ عذرا اور انور نے آنسو بہاتے ہوئے بابا جی کا شکریہ ادا کیا اور محسن کو کسی قیمتی خزانے کی مانند آغوش میں سمیٹے حجرے سے باہر چلے آئے۔ سورج مغرب میں پناہ لے چکا تھا تاریکی پھیل رہی تھی لیکن ارسلان نے ظرف کا مظاہرہ کرتے ہوئے عذرا اور انور کی زندگیوں کو غم کی تاریکی میں ڈوبنے سے بچا لیا تھا۔

☆......☆

www.urdupalace.com

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact through

Whatsapp on following numbers:+92-348-8709449,+92-303-5110135

www.urdupalace.com